بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹م
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یکشنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۲۹ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۲۳ رجب ۱۳۸۴ھ ۲۹ نومبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔
اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو

تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ

"ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے۔ جس میں تبدیلی نہیں وہ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖۤ اَعْمٰی کا مصداق ہے مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنےٰ سی بات ہے' اس پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اصلاح کر دی۔ لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اَور ہوں۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہ کر کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اَور ہو گیا ہوں اسے فائدہ نہیں پہنچتا۔ فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے تو کچھ بات ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔

میرا یہ مطلب نہیں کہ دنیا کے اشغال چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلا آتا ہے اور اس ابتلا کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بُری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا ہی کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تاکہ زندہ خدا کا جلوہ تمہیں نظر آوے۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۲۸ نومبر کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت پر خطبہ پڑھتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے ہزاروں ہزار مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اس سے بھی بڑھ کر خود خدا تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ انہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچانا اور ان کی خدمت بجا لا کر انہیں حتی المقدور آرام پہنچانے کی کوشش کرنا ربوہ کی مقامی آبادی کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ علی الخصوص مقامی احباب کا فرض ہے کہ وہ اپنے مکانات کے ایک ایک دو دو اور اگر ممکن ہو سکے تو اس سے بھی زیادہ کمرے منتظم صاحب مکانات کے سپرد کر دیں۔ تاکہ ان میں ایک خاص نظام کے ماتحت مہمانوں کو ٹھہرایا جا سکے آپ نے توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی بشارات کے عین مطابق اس الٰہی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے مہمانوں کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جو ہمارے لئے بے حد خوشی اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم خدائی حکم وسّع مکانک کے تحت مہمانوں کی رہائش کے لئے زیادہ سے زیادہ گنجائش نکالیں۔ اس کی یہی صورت ہے کہ ہم اپنے مکانات کے کمرے زیادہ سے زیادہ تعداد میں منتظم صاحب مکانات کے سپرد کر دیں۔

○ ربوہ ۲۸ نومبر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل لاہور سے ربوہ تشریف لا کر نماز جمعہ یہاں ادا کی۔ آپ کل صبح بذریعہ موٹر کار لاہور سے ربوہ پہنچے تھے آپ یہاں دو روز قیام فرمانے کے بعد آج شام لاہور تشریف لے جائیں گے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ نومبر ۶۴ء

حضرت سیّد احمد شہید علیہ الرحمۃ

(قسط ۳)

شاید مہر صاحب یہ خیال کریں کہ راقم الحروف کا یہ ذاتی خیال ہے کہ سیدنا حضرت سیّد احمد شہید علیہ الرحمۃ بارہویں صدی کے مجدد تھے اس لئے ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند حوالے یہاں پیش کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ راقم الحروف کا ذاتی خیال نہیں ہے بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نے اس امر کو واضح فرمایا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے مہر صاحب بھی آجکل کے باقی مسلمانوں کی طرح سلسلۂ مجددین کو جس کی پیشگوئی حدیثِ مجددین میں کی گئی ہے اور جو قرآنی نص انّا نحن نزّلنا الذکر وانّا لہ لحافظون یعنی ہمیں نے ذکر کو نازل کیا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کے مطابق ہے۔ تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ اسلام کی تاریخ بھی اس پیشگوئی کی تائید کرتی ہے اور اس کے مطابق مجددین مبعوث ہوتے رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ عوام تو خیر خواص میں سے بھی مسلمان اہلِ علم حضرات نے عجمی فلسفوں اور غیر اسلامی نظریات سے متاثر ہو کر اپنے اپنے نظریات گھڑ لئے اور مجددین کا ساتھ دینے سے بوجوہ مختلفہ عملاً انکار کر دیا ہوا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں فرقہ بندی پیدا ہی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ مسلمانوں نے الٰہی سلسلہ مجددین کو کما حقہٗ نہیں سمجھا اور آزاد خیال مجتہدین کی پیروی کرنے لگے۔ اگر مسلمان سلسلۂ مجددین کے ساتھ ہی لگے رہتے جس طرح عیسائی آج تک پوپ کے ساتھ لگے ہوئے ہیں تو مسلمانوں میں نہ تو فقہی انتشار پیدا ہوتا اور نہ مختلف فرقے وجود میں آتے۔ جب تک عیسائی پوپوں کے ساتھ لگے رہے تو ان میں بھی بہت کم فرقہ بندی ہوئی لیکن ایک مدت کے بعد جب یورپ میں آزاد خیال مذہبی راہنما پیدا ہوئے تو عیسائیت بھی سینکڑوں فرقوں میں تقسیم ہو گئی۔

اگر ہم پوپوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک عیسائی خلافت میں تنزل پیدا نہیں ہوا جو بعد میں ظہور پذیر ہوا اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ کی بعثت کے ساتھ تورات کی تعلیم منسوخ ہو گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آخری خلافت کا زمانہ بھی ختم ہو گیا۔ تاہم رومن کیتھولک فرقہ پوپ کے ساتھ چمٹا رہا ہے اگرچہ اب پوپ کی وہ حیثیت باقی نہیں رہی جو کبھی اس کو حاصل تھی۔

اسلامی خلافت کا مسئلہ ذرا بہت پیچیدہ ہے اور ہم اس مختصر مضمون میں اس پر ہر جہت سے بحث نہیں کر سکتے۔ البتہ خلافت علیٰ منہاج نبوت والی حدیث میں اس کا مجملاً اور اصولاً ذکر آ گیا ہے۔ مہر صاحب اس حدیث سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔

اس تمہید کے بعد ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو حوالے پیش کرتے ہیں جن میں سیدنا حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کا ذکر آیا ہے۔ تحفۂ گولڑویہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "سید احمد صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ سلسلہ خلافتِ محمدیہ کے بارہویں خلیفہ ہیں"۔
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۲)

۲۔ "حضرت سید احمد شہیدؒ اور مولوی اسمٰعیل شہیدؒ کا ذکر درمیان میں آیا۔ فرمایا:۔
"ان لوگوں کی نیتیں نیک تھیں وہ چاہتے تھے کہ ملک میں نماز اور اذان اور قربانی کی رکاوٹ جو کہ سکھوں نے کر رکھی تھی دور ہو جائے۔ خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا"۔
(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ ۲۰۰)

یہ دو حوالے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور حضرت شاہ اسمٰعیل علیہ الرحمۃ کی کیا شان سمجھتی ہے اور ان کے کام کے متعلق کیا عقیدہ رکھتی ہے البتہ آپ کے کام کے متعلق مہر صاحب سے ہمیں اس بات میں سخت اختلاف ہے کہ آپ ان دونوں بزرگوں کو صرف سیاسی لیڈر بنا دینا چاہتے ہیں جن کا کام صرف یہ تھا کہ وہ برصغیر ہند سے انگریزوں کو نکال باہر کریں اور یہاں کوئی ایسی حکومت جیسا کہ ہونا لازمی تھا قائم ہو جو ہندوؤں جینیوں، سکھوں اور مسلمانوں وغیرہ کی مشترکہ حکومت ہو۔ آپ اس امر پر غور نہیں کرتے کہ برصغیر ہند میں مختلف اقوام کی باہم تعدادی نسبت کیا ہے اور جو طوائف الملوکی ملک میں پھیلی ہوئی تھی اسکو سنبھالنے کی کیا صورت ہو سکتی تھی۔ آپ اس عہد کی اجتماعی تاریخ پر تو نظر نہیں ڈالتے صرف اتنا چاہتے ہیں کہ سیدنا حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ مجدد اسلام ثابت ہوں نہ ہوں مشترکہ قومی ہیرو ضرور بن جائیں جن کا کام صرف یہ تھا کہ اسلامی جہاد کے ذریعہ ہندوؤں، سکھوں اور دیگر اقوام کے لئے برصغیر ہند کو انگریزوں سے خالی کروالیں۔

اس طرح جس زاویہ سے مہر صاحب آپ کو اور آپ کی تحریک کو دیکھتے ہیں اس میں اور ہمارے زاویۂ نظر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہم آپ کو امتِ محمدیہ کا خلیفہ اور مجددِ وقت یعنی سلسلۂ مجددین کی ایک نہایت اہم کڑی سمجھتے ہیں جن کا کام تجدید و احیائے اسلام تھا۔ آپ قطعاً برصغیر ہند کے قومی ہیرو بننے کے لئے مبعوث نہیں ہوئے تھے۔ آپ اسلام اور صرف اسلام کے عظیم الشان نمائندہ تھے اور آپ نے جو جہاد بالسیف کیا تھا وہ بھی آپ کے بطور مجدد کے ہی ایک ضمنی کام تھا لیکن غیر اہم نہیں تھا۔ اور باوجودیکہ آپ شہید ہو گئے آپ کو اس لحاظ سے بھی کامیاب سمجھتے ہیں کہ آپ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے اور یہ کامیابی اسی وقت نظر آ سکتی ہے جب کوئی اس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زاویۂ نظر سے دیکھے ورنہ جس طرح مہر صاحب آپ کو قومی ہیرو بنانا چاہتے ہیں اس زاویۂ نگاہ سے دیکھنے سے تو آپ نعوذ باللہ سخت ناکام نظر آنے لگتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مبعوث کردہ خلیفہ اپنے مشن میں ناکام بھی ہو سکتا ہے خواہ وہ شہید ہی کیوں نہ ہو جائے کیونکہ بظاہر جو آپ کی ناکامی نظر آتی ہے وہی اسلامی جہاد کے آئندہ صحیح رُخ کو متعین بھی کرتی ہے۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کی طرح جہاد فی سبیل اللہ کا نمونہ پیش کر کے ثابت کر دیا کہ آنے والے دَور میں تلوار نہیں بلکہ قلم کا جہاد ہی کامیاب ثابت ہوگا۔ آپ نے اپنی قربانی سے اس پر مہرِ شہادت ثبت کر دی۔ وذالک الفوز العظیم۔ ہمارے پاس وقت کی زندہ شہادت ہے مگر مہر صاحب کے پاس سوائے ناکامی کی مایوسی کے اور کچھ بھی نہیں۔

مگر کشتیٔ نوح چلتی رہی

بہت موجِ طوفاں اُچھلتی رہی
مگر کشتیٔ نوحؑ چلتی رہی

خُدا کی تو سُنّت بدلتی نہیں
تری خُو ہی ظالم بدلتی رہی

مجدّد تو مبعوث ہوتے رہے
ہمیشہ یہی شمع جلتی رہی

بہت تلملاتے رہے فلسفے
دُعا میرے دل سے نکلتی رہی

بُھلاتے رہے جتنا تنویر ہم
تری یاد اتنا مچلتی رہی

ماضی کے خزانے

حیاتِ قدسی کا ایک ورق

— رقم فرمودہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نوراللہ مرقدہٗ —

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ذکر خیر کے طور پر ان کی خودنوشت سوانح حیات "حیاتِ قدسی" کے چند اقتباس احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

خوارق کا وجود

خوارق اور عجائبات عام طور پر ظہور پذیر نہیں ہوتے۔ لیکن دنیا میں پائے ضرور جاتے ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں خوارق کے متعلق اس طرح مذکور ہے

الخوارق تحت منتہیٰ صدق الاقدام کن للہ جمیعاً و مع اللہ جمیعاً۔

(تذکرہ صفحہ ۱۹۸)

یعنی کرامات اور خوارق اس موقعہ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے۔ تو سارا خدا کے لئے ہو جا اور سب کا سب خدا کے ساتھ ہو جا"

اس الہام سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوارق کا ظہور اس وقت مومنوں کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے عقائد اور اعمال اور اخلاق کو مکمل طور پر شریعت کے سانچے میں ڈھال لیں اور نفسانیت کے ہر پہلو سے الگ ہو جائیں ان کا سارا وجود اور اس کا ذرہ ذرہ ہر پہلو سے خدا تعالےٰ کی رضا کے ماتحت ہو جائے۔ اور ان کی زندگی کا ہر لمحہ اسی قدوس ذات کی معیت میں بسر ہو۔ وہ شدید سے شدید ابتلا اور امتحان کے وقت استقامت اور صبر کا کامل نمونہ دکھائیں۔ یہی صدق الاقدام ہے اور اسی کو تصوف کی اصطلاح میں فانی فی اللہ اور باقی باللہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کن للہ جمیعاً کے الفاظ سے فنا فی اللہ اور کن مع اللہ جمیعاً کے فقرہ میں بقا باللہ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

انسان کا قلب جب کامل خوف اور کامل محبت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو ایک طرف انسانی فطرت کے ظرف کو غیر اللہ سے خالی کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف قلب مطہر کو اللہ تعالےٰ کی قدوس ہستی کے نور کا مسکن بنایا جاتا ہے۔

جلوۂ حسنت نہ گنجد در زمین و آسماں
در حریم سینہ حیرانم کہ چوں جا کردۂ

پس کامل خوف اور کامل محبت کے ذریعہ جب انسان اپنے ازلی محبوب کے سامنے اپنے قلب کو اصفیٰ اور اطہر بنا کر پیش کر دیتا ہے۔ تو یہ حالت خوارق اور معجزات کے ظہور کا باعث بن جاتی ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس کی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کو یقین اور محبت اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں۔ ان ہی کے لئے خوارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ مگر خوارق عادت قدرتوں کے دکھلانے کے لئے ارادہ کرتا ہے۔ جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے۔ جہاں خوارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آرام پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو۔ کہ تم میں اور اس میں کوئی جدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا۔ جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپایا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔"

(کشتی نوح)

خوارق کی چند ذاتی مثالیں

چوہدری اللہ داد صاحب برادر زادہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب نمبردار موضع سعد اللہ پور گجرات کے رہنے والے تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اعجازی برکت سے بعض نشانات ظاہر فرمائے اور ان کو احمدیت کی توفیق بخشی۔ وہ میری معیت میں سیدنا حضرت اقدس کے سفر جہلم میں حضور کے ساتھ گئے۔ اور جہلم میں حضور کی ملاقات اور زیارت سے مشرف ہو کر صحابیت کا مقام بھی حاصل کیا۔ وہ مجھ سے بھی بہت محبت اور حسن ظن رکھتے تھے۔ حضور اقدس کی زیارت کے بعد ان میں سلسلہ حقہ کی تبلیغ کے لئے ایک خاص جذبہ اور جوش اخلاص پایا جاتا تھا۔ دن رات وہ اسی شغل میں لذت اور سرور پاتے تھے اور حضرت اقدس کا نام ہر وقت بلند کرتے رہتے تھے۔

ایک دفعہ چوہدری صاحب مجھے فرمانے لگے کہ یہ جو دست غیب کا مسئلہ ہے کہ بعض اعمال یا وظائف کے ادا کرنے سے کسی بزرگ کی توجہ اور برکت سے روزانہ کچھ مل جاتا ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے۔ میں نے جواباً ان کو بتایا کہ بعض مقدس ہستیوں کی دعا و برکت اور توجہ سے اللہ تعالےٰ ایسا فضل بھی فرما دیتا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میرے اخراجات کثیر ہیں اور بوجہ بڑھاپے کے میں جوانی کی طرح محنت اور کام کر کے مالی منفعت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور خودداری اور غیرت کے باعث دست سوال دراز کرنا بھی معیوب خیال کرتا ہوں اس کا کوئی حل ہو جائے تو میری پریشانی کا ازالہ ہو سکے۔ اس کے بعد کہنے لگے کہ دست غیب کا کوئی نمونہ آپ نے اپنے متعلق بھی مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو قبول احمدیت کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے راشدین کی تحریک پر اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے رشتہ داروں اور غیروں کا سلوک کس طرح معاندانہ اور مخالفانہ رہا ہے۔ اور اب بھی یہ سلسلہ شدید مخالفت کا چل رہا ہے۔ میرے رشتہ کے متعلق بھی بائیکاٹ کیا گیا۔ اور ہر طرح مجھے ذلیل اور حقیر کرنے کی کوشش اور منصوبے کئے گئے۔ دور و نزدیک کے علماء مکفرین کی امداد سے مجھ پر کفر کے فتوے لگا کر مجھے اپنوں اور بیگانوں کی نگاہ میں رسوا کرنے کے لئے جدوجہد کی گئی۔ لیکن میرے ازلی و ابدی محسن آقا نے محض اپنے لطف و کرم سے اس طوفان مخالفت اور تکفیر میں باوجود میری کم علمی ناتجربہ کاری اور بے سروسامانی کے میری خاص سرپرستی فرمائی۔ اور میری ہر ضرورت اور ہر حاجت کو اپنے فضل سے پورا فرمایا۔ میری شادی کا انتظام بھی فرمایا اولاد بھی دی۔ اور اب تک میرا اور میرے اہل و عیال کا متکفل ہے۔ یہ دست کرم دست غیب نہیں تو اور کیا ہے۔

سلسلہ حقہ کی خدمت کی برکت سے اکثر اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے نوازتا ہے اور حاجت براری کرتا ہے۔ بعض دفعہ عند الضرورت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور حضور کے دور سعادت کے بعد آپ کے خلفائے عظام کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتا ہوں۔ اور جس طرح بادشاہ اپنے وزراء اور نائبین کی درخواستوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے راشدین کی دعائیں زیادہ قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں۔ اور ہماری حاجت روائی کا باعث بنتی ہیں اور مبلغین جب جوش اخلاص سے اللہ تعالےٰ کے نائبوں کی نیابت میں خدمت سلسلہ بجا لاتے ہیں۔ تو ان کو بھی نصرت الٰہی سے نوازا جاتا ہے۔ چنانچہ میرے جیسے حقیر خادم کے لئے بھی بارہا اعجازی برکات کے نمونے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے میری مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی ہے میرے نزدیک یہی دست غیب ہے۔

غیبی امداد

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں قادیان مقدس میں تھا۔ اتفاق سے گھر میں اخراجات کے لئے کوئی رقم نہ تھی اور میری بیوی کہہ رہی تھیں کہ گھر کی ضروریات کے لئے کل کے واسطے کوئی رقم نہیں، بچوں کی فیس بھی ادا نہیں ہوسکی۔ سودا والے تقاضا کر رہے ہیں بہت پریشانی ہے۔ ابھی وہ یہ بات کہہ ہی رہی تھیں کہ دفتر نظارت سے مجھے حکم پہنچا کہ دہلی اور کرنال وغیرہ میں بعض جلسوں کی تقریب ہے۔ آپ ایک وفد کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو کر ابھی دفتر میں آجائیں۔ جب میں دفتر جانے لگا تو میری اہلیہ نے پھر کہا کہ آپ لمبے سفر پر جا رہے ہیں اور گھر میں بچوں کے گزارہ اور اخراجات کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ میں ان چھوٹے بچوں کے لئے کیا انتظام کروں۔ میں نے کہا کہ میں سلسلہ کا حکم ٹال نہیں سکتا۔ اور جانے سے رک نہیں سکتا۔ کیونکہ میں نے

کہا کہ میں سلسلہ کا حکم ٹال نہیں سکتا۔ اور جانے سے رُک نہیں سکتا۔ کیونکہ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ صحابہ کرام رضؓ جب اپنے اہل و عیال کو گھروں میں بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر جہاد کے لئے روانہ ہوتے تھے تو گھر والوں کو یہ بھی خطرہ ہوتا تھا کہ نہ معلوم وہ واپس آتے ہیں یا شہادت کا مرتبہ پا کر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو جاتے ہیں اور بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہوتی ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں ہم سے اور ہمارے اہل و عیال سے نرم سلوک کیا گیا ہے اور ہمیں قتال اور حرب درپیش نہیں بلکہ زندہ سلامت آنے کے زیادہ امکانات ہیں۔ پس آپ کو اس نرم سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیئے اس پر میری بیوی خاموش ہو گئیں۔

. . . . اور میں گھر سے نکلنے کے لئے باہر کے دروازہ کی طرف بڑھا۔ اس حالت میں میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ "اے میرے محسن خدا تیرا یہ عاجز بندہ تیرے کام کے لئے روانہ ہو رہا ہے اور گھر کی حالت تجھ پر مخفی نہیں تو خود ہی ان کا کفیل ہو اور ان کی حاجت روائی فرما۔ تیرا یہ عبدِ حقیر ان افسردہ دلوں اور حاجتمندوں کے لئے راحت و مسرت کا کوئی سامان مہیا نہیں کر سکتا۔"

میں دعا کرتا ہوا ابھی بیرونی دروازہ تک نہ پہنچا تھا کہ باہر سے کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ جب میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے انہوں نے کہا کہ فلاں شخص نے ابھی ابھی مجھے بلا کر مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آپ کے ہاتھ میں دے کر عرض کیا جائے کہ اس کے دینے والے کے نام کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ میں نے وہ روپیہ لے کر انہی صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور کہا کہ میں تو اب گھر سے تبلیغی سفر کے لئے نکل پڑا ہوں۔ بازار سے ضروری سامان خورد و نوش لینا ہے وہ آپ میرے گھر پہنچا دیں کیونکہ میرا اب دوبارہ گھر میں واپس جانا مناسب نہیں۔ وہ صاحب بخوشی میرے ساتھ بازار گئے۔ میں نے ضروری سامان خرید کر ان کو گھر لیجانے کے لئے دے دیا۔ اور بقیہ رقم متفرق ضروریات کے لئے ان کے ہاتھ گھر بھجوا دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قادیان میں مکان کی تعمیر

۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ پر میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں قادیان میں مکان بنانے کی توفیق پانے کے واسطے دعا کے لئے عرض کروں گو بظاہر میرے مالی حالات کے پیشِ نظر ایسا ہونا میری استطاعت سے باہر تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی بات انہونی نہ تھی۔ چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھا۔ اس خط کے لکھنے کے بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ نے اپنے پر کو بچھا کر فرمایا کہ اپنے گھر کے سب افراد کو لا کر اس پر بٹھا دیں۔ جب ہم سب گھر والے اس پر بیٹھ گئے تو آپ نے پرواز کرنا شروع کی اور قادیان کے محلہ دارالرحمت میں جہاں اس وقت ہمارا مکان بنا ہوا ہے لا کر ہمیں اتارا۔ اس رؤیا سے مجھے اس مقصد میں کامیابی حاصل ہونے کی امید ہو گئی۔ اس کے بعد ۱۹۲۰ء کے جلسہ سالانہ پر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے زبانی عرض کیا۔ حضور نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ ابھی میں جلسہ کے بعد قادیان میں ہی مقیم تھا کہ ایک شخص نے جن کا نام رحمت اللہ تھا زمین کے لئے اڑھائی صد روپیہ کسی غیبی تحریک کے ماتحت مجھے دیا۔ اس سے میں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کے توسط سے زمین خرید لی۔ آٹھ نو صد روپیہ میری بیوی نے اپنے زیور فروخت کر کے مہیا کیا جس کی لکڑی اور کچھ اور ضروری سامان خرید لیا گیا۔

مستری اللہ رکھا صاحب ساکن نو گرٹی جو آجکل لاہور میں ٹھیکیداری کا کام کرتے ہیں ان کے بہت سے لڑکے پیدا ہو کر بچپن میں فوت ہوتے رہے انہوں نے ایک دفعہ بہت دردمندانہ لہجہ میں دعا کی درخواست کی مجھے ان کے لئے دعا کا اچھا موقع میسر آ گیا اور میں نے ان کو اطلاع دے دی کہ اب جو لڑکا آپ کے ہاں پیدا ہو گا وہ لمبی عمر پانے والا ہو گا۔ چنانچہ ان کو خدا تعالیٰ نے لمبی عمر پانے والا لڑکا دیا جس کا نام عبدالحفیظ ہے اور اب وہ بی۔ اے پاس کر کے لاہور میں ملازم ہے اور صاحبِ اولاد بھی ہے۔

مستری اللہ رکھا صاحب نے لکڑی کا عمارتی کام اپنے ذمہ لیا۔ جب مکان کی تعمیر کے لئے اینٹوں کا مسئلہ درپیش ہوا تو حضرت عرفانی صاحب رضؓ کے ذریعہ سے اینٹیں بطور قرض مل گئیں اور حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے اپنے انتظام اور نگرانی میں مکان کی تعمیر شروع کرا دی۔ مکان کی چھت پر جب ٹائلوں کی ضرورت پڑی اور اس کی اطلاع حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کو ہوئی تو آپ نے مہیا فرما دیں اس طرح میری غیر حاضری میں ہی مکان تعمیر ہو گیا۔ مکان تعمیر ہونے کے بعد مجھے یہ فکر تھا کہ حضرت عرفانی صاحب کا قرضہ اور اس سلسلہ میں بعض دوسری رقوم کا بار جو میرے ذمہ ہے وہ جلد اُتر جائے۔ اسی اثنا میں خاکسار بعض تبلیغی اور تربیتی ضرورتوں کے ماتحت گجرات بھجوایا گیا وہاں میں نے ماہ رمضان میں خاص طور پر قرض کے اُترنے کے لئے دعا کی۔ میرا یہ طریق ہے کہ ہر رمضان میں اس مقدس ماہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کیلئے کوئی خاص مقصد سامنے رکھ کر دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ اس رمضان میں بھی جب میں نے خاص توجہ سے اس گراں بار قرض کے اتارنے کے لئے دعا کی اور دعا کرتے ہوئے آٹھواں دن ہوا تو اللہ تعالیٰ کی قدوس ذات میرے ساتھ ہم کلام ہوئی اور اس پیارے اور محبوب مولا نے مجھ سے ان الفاظ میں کلام فرمایا:۔

"اگر تو چاہتا ہے کہ
تیرا قرضہ جلد اتر
جائے تو خلیفۃ المسیح
کی دعاؤں کو بھی
شامل کرا لے۔"

میں نے اس کلام الٰہی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اطلاع دیتے ہوئے حضور سے درخواستِ دعا کی۔ حضور نے ازراہِ نوازش جناب مولوی عبدالرحیم صاحب دردؔ کو جو اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری تھے یکصد روپیہ دے کر فرمایا کہ یہ رقم مولوی راجیکی صاحب کے گھر پہنچا دی جائے۔ حضور نے میرے عریضہ کے جواب میں جو خط گجرات کے پتہ پر ارسال فرمایا اس میں اس رقم کے عطا فرمانے کا تو کچھ ذکر نہ تھا ہاں یہ ارشاد تھا کہ انشاء اللہ تو آپ کے لئے ضرور دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا قرضہ جلد اتار دے ؎

اے خوشا آں بود کہ از خجلتِ وضعِ سائل
لب بہ اظہار نیارند و بہ ایما بخشند

اس کے معاً بعد ایک صاحب کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے قادیان اور احمد آباد گاؤں میں زمین خریدی ہوئی ہے اور وہ اب وہاں مکان بنانا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کو لکھا کہ میرا مکان ایک کنال میں تعمیر شدہ ہے اگر آپ کو پسند ہو تو آپ وہی خرید فرما لیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مکان کی تو خود آپ کو بھی ضرورت ہو گی۔ کیا کسی مجبوری اور ضرورت کی بناء پر آپ اسے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے لکھا کہ ہاں فروخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی تعمیر پر جو رقم خرچ ہوئی ہے اس میں سے ابھی مبلغ دو ہزار کے قریب قرض واجب الادا ہے۔ اس اطلاع کے ملنے پر انہوں نے مجھے لکھا کہ میری پانچ ہزار روپیہ کی رقم بیت المال میں جمع ہے میں نے وہاں لکھ دیا ہے کہ جتنی رقم آپ کو قرض کی ادائیگی کے لئے درکار ہو وہ آپ کو ادا کر دی جائے۔

چنانچہ میں نے محاسب صاحب سے تقریباً مبلغ اٹھارہ سو روپیہ کی رقم لے کر تمام قرضداروں کا حساب بے باک کر دیا اور اس مہربان دوست کو لکھا کہ میں نے آپ کی رقم سے متفرق قوم قرضہ کی ادا کر دی ہیں۔ اب خدا کرے کہ آپ کی رقم کو بھی جو بطور قرضہ میں نے یکمشت لی ہے ادا کرنے کی توفیق ملے۔ اس خط کے جواب میں اس دوست نے مجھے لکھا کہ میں نے آپ کو یہ رقم بطور قرضہ نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی خاطر دی ہے۔ نیز انہوں نے مجھے اپنے تین مقاصد کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اوّل یہ کہ وہ افسر مال کے عہدہ پر فائز ہیں اور باوجود سینیئر ہونے کے ان کو ترقی نہیں ملی اور جونیئر افسر ڈپٹی کمشنر بن گئے ہیں۔ دوسرے ان کی خواہش ہے کہ ان کو خان بہادر کا خطاب مل جائے۔ تیسرے ان کے ہاں نرینہ اولاد ہو۔

میں نے ان کے تینوں مقاصد کے لئے دعاؤں کا سلسلہ شروع کیا اور ان کے احسان اور حسنِ سلوک کو پیشِ نظر رکھ کر دلی توجہ سے ان کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ میرے سامنے کشفی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کاغذ پیش کیا گیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ وہ ڈپٹی کمشنر بنائے جائیں گے۔ اور سب سے پہلے ان کا تقرر ضلع گوجرانوالہ میں ہو گا۔ ان کو خان بہادر کا خطاب ملے گا اور ان کے ہاں لڑکا بھی تولد ہو گا جس کا نام مجھے احمد خاں بتایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب قدرت احسان اور فضل ہے کہ اس پیشگوئی کے عین مطابق وہ ڈپٹی کمشنر کے عہدہ پر فائز ہوئے اور سب سے پہلے ان کا تقرر ضلع گوجرانوالہ میں ہوا۔ انہوں نے اس تقرری کے بعد مجھے لکھا کہ آپ کا اطلاعی خط میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے علام الغیوب ہونے پر حیرت سے غور کر رہا ہوں۔ پھر ان کو خاں بہادر کا خطاب سرکار کی طرف سے دیا گیا اور یکم مئی ۱۹۲۹ء کو ان کے ہاں لڑکا بھی پیدا ہوا اور جس طرح بہت عرصہ پیشتر میں نے اس بچہ کا نام احمد خان دیکھا تھا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسنِ اتفاق سے اس کا نام احمد خاں ہی تجویز فرمایا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(باقی)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے
(مسیح موعودؑ)

محترم قریشی محمد اسمعیل صاحب معتبر مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم قاضی محمد یوسف صاحب واقفِ زندگی)

مورخہ ۱۰ اور ۱۱ نومبر کی درمیانی شب کو قریبا ۱۱ بجے شب ایک سٹیشن ویگن کے ذریعے قریشی مقبول احمد صاحب اپنے تین بھائیوں اور دو بہنوں اور اپنے سب سے چھوٹے بہنوئی مکرم نذیر احمد خاں صاحب شاد کے ہمراہ اپنے والد بزرگوار قریشی محمد اسمٰعیل صاحب معتبر کا جنازہ لے کر مانسہرہ سے ربوہ پہنچے۔

ایک عشرہ قبل ۳۱ کو ہم سب نے مرحوم کو ان کی سب سے چھوٹی بیٹی منظور النساء صاحبہ ایم اے کے ساتھ اسٹیشن پر الوداع کہی تھی۔ آپ جاتے ہوئے کہہ گئے تھے۔ کہ میں ۱۱ نومبر تک اجتماع انصار اللہ میں شرکت کے لئے واپس لوٹ آؤں گا۔ آپ جماعتی اجتماعات سے کبھی غیر حاضر ہونے والے نہیں تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ اس لئے آپ کو نمائندہ کا ٹکٹ منتظمین بھیج دیتے تھے۔ مگر وائے حسرت ۱۰، ۱۱ نومبر کو وہ آتو گئے لیکن کفن میں لپٹے ہوئے۔ اس سے پیشتر ہمیں ۱۰ نومبر ۱/۲ ۱ بجے بعد دوپہر بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع مل چکی تھی کہ ابا جان مانسہرہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی بیماری کی اطلاع ۶ نومبر کو ملی۔ تو چاروں لڑکے وہاں پہنچ گئے۔ تقریباً چار دن آپ کا علاج معالجہ ہوتا رہا لیکن آخر کار وہی ہوا جو خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ آپ اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

۱۹۴۱ء میں مَیں فوجی ملازمت کے دوران کوئٹہ میں مقیم تھا۔ مسجد احمدیہ میں آپ سے ملاقات ہوئی۔ میں ہر روز چھاؤنی سے چل کر مسجد میں نماز پڑھنے آیا کرتا۔ مغرب اور عشاء دونوں باجماعت پڑھ کر واپس جاتا۔ میرے اس شوق کو دیکھ کر آپ نے مجھے اپنا داماد ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں مزید کسی تحقیق کو ضروری نہ سمجھا۔ یہ اُن کی ذرہ نوازی تھی۔ اور اُن کی دین کے ساتھ محبت کی ایک جھلک۔ ورنہ

مَن آنم کہ مَن دانم

آپ خود بھی احکام دین کی بڑی سختی سے پابندی کرتے۔ پانچوں وقت نماز باجماعت کا التزام فرماتے۔ اگرچہ آخری چند سالوں میں صحت روبہ تنزل تھی۔ لیکن پھر بھی وہ عزم و ہمت کے پیکر کمزوری صحت کی کچھ پرواہ نہ کرتے۔ اب بھی مانسہرہ جانے سے پیشتر آپ کے بڑے لڑکے قریشی مقبول احمد صاحب نے کہا بھی کہ ابا جان آپ نہ جائیں لیکن آپ ارادہ کر چکے تھے۔ مانسہرہ پہنچ کر آپ آگے بالاکوٹ چلے گئے۔ وہاں شہیدانِ بالاکوٹ کے مزاروں پر فاتحہ پڑھی۔ وہاں سے واپسی پر بہت زیادہ تھکان محسوس کی۔ صحت اِس تھکان کو برداشت نہ کر سکی۔ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد پہنچے۔ سجدہ کی حالت میں یکدم دائیں طرف گر گئے۔ اور بس اسی غشی کی حالت میں تین چار دن رہ کر جاں بحق ہو گئے۔

مالی جہاد

مالی جہاد میں آپ نے ہمیشہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے جو بھی مالی تحریک ہوئی اُس میں ضرور حصہ لیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آمدنی دس افراد پر مشتمل خاندان کے لئے سخت ناکافی ہو گئی۔ تمام کنبہ کو سخت مالی پریشانی سے دو چار ہونا پڑا۔ لیکن پھر بھی اپنے امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مالی قربانیوں میں قدم آگے ہی بڑھایا۔ وصیت کا ۱/۸ حصہ تنخواہ گھر لانے سے پہلے ہی ادا کر کے آتے۔ چندہ تحریک جدید کے لحاظ سے سابقون میں شامل تھے۔ چندہ مساجد ممالک بیرون -/۳۰۰ روپے بھی ادا فرمایا۔ میری خوشدامن صاحبہ جب کبھی مالی پریشانیوں کا ذکر کرتیں تو ہنس کر کہہ دیتے یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی دور کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو توکل میں بڑا بلند مقام عطا فرمایا ہوا تھا۔ اپنی مالی پریشانیوں کا ذکر کبھی زبان پر نہ لاتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بڑے انعامات سے نوازا۔ اولاد اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہوئی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے انہیں نیک اور دیندار اور خادم دین بنایا۔ دنیوی لحاظ سے بھی آسودگی بخشی۔

خدمتِ دین

آپ سلسلہ کی خدمت میں بہت راحت محسوس کرتے۔ یہاں تک کہ اسکے مقابلہ میں دنیوی منفعت کو بھی ٹھکرا دیتے۔ ایک دفعہ سرکاری ملازمت میں ترقی کا موقعہ پیدا ہوا۔ جس کے لئے دوسری جگہ تبدیل ہو کر جانا تھا۔ مگر آپ نے اس تبدیلی سے انکار کر دیا۔ کیونکہ اس جگہ پر سلسلہ کی اہم خدمات آپ کے سپرد تھیں۔ اور وہ ان خدمات کو ترجیح دیتے تھے۔

۱۹۴۱ء کی بات ہے۔ کوئٹہ میں نئی مسجد کی تعمیر ہونے والی تھی۔ مکرم فیض الحق خانصاحب نے جو اس وقت امیر جماعت تھے۔ احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ مکرم معتبر صاحب تبدیل ہو کر کوئٹہ تشریف لا رہے ہیں۔ میں اس وقت تک ان کے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ لیکن دوسرے دوست معتبر صاحب کی آمد کی خبر سُن کر بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ تین چار روز کے بعد جب آپ تشریف لے آئے۔ تو مسجد کی تعمیر کا حساب اُن کے سپرد کیا گیا۔ جس کو انہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے نبھایا۔ جب مسجد بن کر تیار ہو گئی تو مکرم معتبر صاحب کی بھی کوئٹہ سے تبدیلی ہو گئی۔

سچائی اور راستبازی

سچائی اور راستبازی میں آپ بچپن کی عمر میں ہی مشہور ہو گئے تھے۔ آپ کے ہم جماعت ایک دوست نے چند روز ہوئے بتایا کہ ایک روز بارش کے باعث ہم سب طلبا چھٹی چاہتے تھے۔ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضؓ جو ہمارے استاد ہوا کرتے تھے اِکی گھنٹی میں طلباء نے پیر صاحب کو کہا کہ دوسرے اساتذہ نے بھی چھٹی دیدی ہے۔ آپ بھی چھٹی دے دیں۔ حضرت پیر صاحب رضؓ نے ان سے دریافت فرمایا۔ تو انہوں نے کہا کہ دوسرے اساتذہ نے کوئی چھٹی وغیرہ نہیں دی۔ اس پر حضرت پیر صاحب رضؓ نے فرمایا کہ یہ معتبر ہیں۔ یعنی ان کی بات میں قابلِ اعتبار سمجھتا ہوں۔ اسی وقت سے یہ معتبر کے نام سے مشہور ہو گئے۔

ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ رضؓ نے آپ سے پوچھا۔ کہ معتبر صاحب آپ کے سپرد کیا کام کیا گیا ہے۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ حضور نے آڈیٹر تحریک جدید بنا دیا ہے۔ حضرت میاں صاحب رضؓ نے فرمایا پھر تو آپ واقعی معتبر بن گئے۔ نام بھی معتبر اور کام بھی معتبر۔

اطاعت امام

اطاعت کا مادہ آپ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ ۱۹۴۸ء میں ریٹائر ہونے سے پیشتر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا "میری سروس ختم ہونے والی ہے۔ مانگنے پر توسیع مل تو جائے گی۔ لیکن حضور! چونکہ میں نے وقف کیا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے جو ارشاد فرمائیں۔ اُس پر عمل کر دوں گا"۔ حضور نے لکھکر ارسال فرمایا۔ "ضرورت تو ہے۔ آپ چھوڑ کر چلے آئیں"۔ اس پر آپ حاضر خدمت ہو گئے۔ حضور نے بھی ازراہ ذرہ نوازی آڈیٹر تحریک جدید کے اہم عہدہ پر آپ کو متعین فرمایا۔ جہاں آپ نے آٹھ سال تک خدمت سرانجام دی اور بڑی محنت اور تندہی سے اپنے فرائض کو نبھایا۔ اکثر راتوں کو دس بارہ بجے تک بیٹھکر کام ختم کرتے۔ ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ پر آپ قادیان کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ نے وہاں کے دفتر کے حسابات چیک کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ چونکہ کام زیادہ تھا۔ اور عرصۂ قیام تھوڑا۔ اس لئے رات دن مشغول رہ کر کام کو ختم کیا۔ جب واپس لاہور آئے تو سخت محنت شاقہ کے باعث آپ پر فالج کا خفیف سا حملہ ہوا۔ لیکن ہفتہ عشرہ کے بعد خدا تعالیٰ نے آپ کو پھر صحت عطا فرمائی۔ اِسکے بعد دفتر وقفِ جدید ادارۃ المصنفین میں آخر وقت تک آڈیٹر کے عہدہ پر کام کرتے رہے۔ للّٰہیت اور فدائیت کا آپ کے اندر قابلِ رشک جذبہ پایا جاتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے ہر ارشاد پر عمل کرنا عین سعادتِ دارین سمجھتے تھے۔ جب حضور نے احبابِ جماعت کو تلقین فرمائی کہ واقفین زندگی آپ سب کیلئے معزز ہیں۔ ان سے رشتہ ناطہ کرنے میں احباب کو تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ تو آپ نے اس حکم کی تعمیل میں اپنی دوسری بیٹی مولوی غلام احمد صاحب مبشر سابق مبلغ عدن سے بیاہی۔ اس سے پہلے آپ کی بڑی لڑکی خاکسار کے عقد میں آچکی تھی۔ آپ کا بڑا لڑکا پہلے ہی وقف میں تھا۔ آپ کی سب سے چھوٹی لڑکی منظور النساء ایم۔ اے جامعہ نصرت میں پروفیسر ہیں۔ گویا آپ کی اولاد میں سے نصف عملاً سلسلہ کی خدمت بجا لانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

وقف کی قدر

۱۹۳۹ء میں مَیں کوئٹہ میں تھا۔ مجھے تحریر فرمایا۔ کہ تم نے بھی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اس لئے فوراً حاضر ہو جاؤ۔ کیونکہ وقف کا عہد کر کے حاضر نہ ہونا۔ حضور کے لئے سخت ناراضگی کا موجب ہے۔ چنانچہ میں آپ کی خواہش کے مطابق فوراً مرکز میں حاضر ہو گیا۔

آپ پنشنرز واقفین میں سے سب سے پہلے واقفِ زندگی تھے جنہیں حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید میں خدمت پر متعین فرمایا۔ آپ کی اِن خدمات اور قربانیوں کے باعث حضور ایدہ اللہ نے آپ کو صحابہ خاص کے قطعہ میں دفن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور اپنے حبیب پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آپ کو جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی روح کو آستانہ الوہیت سے تسکین یافتہ رہے۔

آپ نے اپنے پیچھے آٹھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے سوائے سب سے چھوٹے لڑکے عزیزم شجاع الدین احمد کے باقی سب شادی شدہ ہیں۔ بڑے لڑکے مکرم قریشی مقبول احمد صاحب جامعہ احمدیہ میں پروفیسر ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمادے اور مرحوم کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(حضرت مرزا) غلام احمد قادیانی مرتبہ سید داؤد احمد ۔ قیمت پندرہ روپے جلسہ سالانہ کے موقع پر حاصل کریں

دُنیا کی تقریباً پچاس زبانوں میں تقاریر

حسب سابق امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ جلسہ سالانہ ۶۴ء کے موقع پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۶۴ بروز ہفتہ بوقت سات بجے شب دنیا کی تقریباً پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر کروانے کا انتظام کر رہی ہے ۔ جو دوست اس موقع پر کسی زبان میں تقریر کرنا چاہتے ہوں تو وہ خاکسار سے رابطہ پیدا کریں ۔ تقریر کے لئے ایک اقتباس دیا جائیگا جس کا ترجمہ متعلقہ زبان میں کر کے پڑھنا ہو گا ۔

جو دوست ایک سے زیادہ زبانوں میں تقریر کر سکتے ہوں وہ بھی مطلع فرما دیں ۔ نیز امراء صاحبان اور قائدین مجالس سے بھی گزارش ہے ۔ کہ اگر ان کے علم میں کوئی دوست کسی خاص زبان میں تقریر کر سکتے ہیں ۔ تو ان کے کوائف سے بھی مطلع فرما دیں ۔ نیز اس امر سے بھی مطلع فرما دیں ۔ کہ آیا وہ دوست امسال جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لا رہے ہیں ؟

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کیلئے

بہت سی دیہاتی جماعتوں نے اس سال کے وقفِ جدید کے وعدے مرکز میں نہیں بھجوائے اور نہ ہی تاحال ادائیگی تسلی بخش ہے ۔ حالانکہ سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے ۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ کوشش فرما کر مرکز کے حکم کی تعمیل جلدی کر دیں ۔ امراء صاحبان تحصیل وزیر آباد ۔ حافظ آباد ۔ گوجرانوالہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں سے جلدی تعمیل کروا دیں ۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کی کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کے طلباء اب رفتہ رفتہ ڈسٹرکٹ مقابلوں میں کامیابی کے ساتھ نمایاں حصہ ادا کرنے لگے ہیں ۔ کالج کی ہاکی ٹیم نے ایک ہی دن میں پسرور جا کر دو میچ کھیلے ۔ پہلا میچ گورنمنٹ نارمل سکول پسرور سے ہوا ۔ جس میں کالج کی ٹیم تین گولوں سے جیت گئی ۔ اور دوسرا میچ اسلامیہ ہائی سکول سے ہوا ۔ جس میں کالج کی ٹیم پانچ گولوں سے جیتی ۔ انہی دنوں میں ۔ اسلامیہ ہائی سکول کلاسوالا سے بھی میچ کھیلا گیا ۔ جس میں کالج کی ٹیم نے دو گولوں سے فتح پائی ۔ علاقے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کالج کا نام نمایاں طور پر مقبول ہوا ۔

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء کو کالج کی ڈیبیٹنگ ٹیم ایک نارودرن زون کے مباحثہ میں شرکت کے لئے گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج مری میں شرکت کے لئے گئی ۔ اس مباحثہ میں گورنمنٹ کالج مری کی طرف سے ہمارے طلباء کو تقریری قابلیت میں ایک سپیشل سرٹیفکیٹ عطا ہوا ۔ اور طلباء کو مختلف کالجوں کے طلباء اور اساتذہ سے تعارف کا موقعہ پیدا ہوا ۔ بادی النظر میں یہ امور معمولی نظر آتے ہیں لیکن اگر اس علاقے کی برسوں کی پسماندگی پر نظر ڈالی جائے ۔ تو طلباء میں اس شعور کا پیدا ہونا یقیناً حوصلہ افزائی کا مستحق ہے ۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ))

جماعتِ احمدیہ میانوالی کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۰/۱۱/۶۴ بعد نماز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ میانوالی کا تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم قریشی احمد شفیع صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد دار التبلیغ میں منعقد ہوا ۔ خاکسار نے تلاوت قرآن پاک کی ۔ عزیزم عبد المنان نے خوش الحانی سے نظم سنائی ۔ بعد ازاں ملک گل شیر صاحب نے "نماز کی اہمیت اور آداب نماز" کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ آخر پر خاکسار نے احباب جماعت کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ خدام الاحمدیہ کو تلقین کی کہ وہ مغرب کی نماز لازماً مسجد میں ادا کریں اور درس میں شامل ہوں ۔ آخر پر صدر صاحب نے مناسب رنگ میں تلقین فرمائی ۔ اور جماعت کا یہ پہلا تربیتی جلسہ بخیر و خوبی دعا پر برخواست ہوا ۔

(سید عزیز احمد شاہد مربی ۔ میانوالی)

الیکشنی بحران

صدق جدید ۲۰ نومبر ۶۴ء

امیر جماعت اسلامی پاکستان مولانا مودودی کی ایک الیکشنی تقریر کا اقتباس :-

"عام حالات میں اصول کے مطابق صدر مرد ہونا چاہیئے ۔ لیکن اصل چیز جمہوریت کی بحالی ہے ۔ اگر ایک طرف کسی امیدوار میں کوئی اور خامی نہ ہو سوا اس کے کہ وہ عورت ہے ۔ اور دوسری طرف مرد امیدوار میں کوئی خوبی نہ ہو سوا اس کے کہ وہ مرد ہے ۔ تو اس صورت میں اس کے سوا اور کوئی راستہ باقی نہیں رہ جاتا کہ خاتون امیدوار کی حمایت کی جائے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہم محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دے رہے ہیں ۔"

سادہ لفظوں میں رکھیئے ، تو یہ عبارت تین دعووں کا مجموعہ نظر آئے گی ۔

(۱) اصل اور اہم ترین مقصود جمہوریت کی بحالی ہے ! ۔ اقامت دین حکومت الٰہیہ ، خلافت علیٰ منہاج النبوۃ وغیرہ کے بجائے گویا اب نصب العین "جمہوریت" قرار پا گیا !

(۲) محترمہ ہر عیب سے خالی عملاً "معصوم" ہیں ۔ بجز ایک عیب طبعی اور غیر اختیاری یعنی اپنی نسائیت کے ـــــ صالحیت و تقویٰ و اتباع سنت کا یہ نیا ماڈل بیسویں صدی میں خوب ہاتھ آ گیا !

(۳) صدر موجودہ ہر خوبی سے خالی ہیں ۔ بجز ایک امر طبعی اور غیر اختیاری ۔ یعنی جنس مذکر سے ہونے کے ـــ گویا اگر دجال نہیں تو اس کے نقیب و مقدمۃ الجیش تو ضرور ہیں !

یہی وہ مولانا مودودی ہیں ۔ جن کی شہرت اب تک ان کے ہر تحریری و تقریری بیان کے احساس ذمہ داری اور تیری ذمہ داری کی تھی ! ـــ اللہ اکبر ! الیکشنی جذبات کا انتقامی بحران ان کے سے ذمہ دار شخص کو بھی کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے ! انا للہ ....

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کے زہد کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے !

مُراقِب

حسب ارشاد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ آئندہ سے "انسپکٹر" مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نام مُراقِب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تجویز کیا جاتا ہے ۔ آئندہ سے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب انسپکٹر کو مُراقِب کے نام سے یاد کریں ۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح :-

مورخہ ۱۵/۱۱/۶۴ کو مولوی عبد الخالق صاحب آف ورتش نے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح بمقام پاکپتن پڑھا ۔ بڑی لڑکی مسماۃ حفیظ بی بی کا نکاح مکرم نذیر احمد صاحب ولد احمد دین صاحب آف سلطان پورہ لاہور سے بعوض پانصد روپے حق مہر اور چھوٹی لڑکی نصیرہ بی بی کا نکاح مکرم منظور احمد صاحب ابن پیر بخش صاحب آف مہتیکے مہتاب رائے تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پڑھا ۔ احباب جماعت ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں ۔

عہدے میں ترقی اور درخواست دُعا

میرے شوہر چوہدری محمد اسلم صاحب ورک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص احسان وفضل سے عہدہ میں ترقی عطا فرمائی ہے ۔ وہ مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ سے ترقی کر کے ایڈیشنل مجسٹریٹ ہو گئے ہیں ۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے ۔

(بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۷ نومبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پاکستان کے پہلے تجرباتی ٹیلی ویژن اسٹیشن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا جمہوری حکومتوں اور نظاموں کے لئے تمام وہ ذرائع جن سے عوام تک جلدی سے جلدی پہنچا جا سکے بہت ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی لئے پاکستان نے ٹیلی ویژن کے تجرباتی اسٹیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ حکومت اور عوام کے درمیان بُعد دور ہو۔ اور انھیں ایک طرف سے بہتر سے بہتر تفریح اور دوسری طرف ذہنی ترقی کے مواقع مہیا کئے جا سکیں۔

راولپنڈی ۲۷ نومبر۔ صدر پاکستان کے عہدہ کے لئے سات امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ ان امیدواروں کے نام یہ ہیں۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مس فاطمہ جناح۔ محمد شعیب مرکزی وزیر مالیات۔ خان عبد الصبور مرکزی وزیر مواصلات۔ ذوالفقار علی بھٹو۔ وزیر امور خارجہ۔ کے ایم کمال (ڈھاکہ) اور بشیر احمد (کراچی)

کل دو بجے بعد دوپہر کاغذات نامزدگی وصول کرنے کا وقت ختم ہونے پر الیکشن کمشنر کے دفتر میں ۵۰ کاغذات نامزدگی داخل ہو چکے تھے۔ اسسٹنٹ ریٹرننگ افسر جناب عبد المجید کے پاس صدر ایوب اور محترمہ فاطمہ جناح کے سوا باقی امیدواروں کی طرف سے صرف ایک ایک کاغذ نامزدگی داخل کیا گیا۔

آئین کی رو سے اگر صدارت کے لئے تین سے زیادہ امیدوار ہوں تو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے مشترکہ اجلاس میں خفیہ ووٹ کے ذریعے تین امیدواروں کو چنا جائے گا۔ باقی کو انتخاب لڑنے کے نااہل قرار دے دیا جائے گا

لاہور ۲۷ نومبر۔ صدر ایوب نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ وہ براہ راست انتخابات رائج کرنے کے حامی ہیں۔ لیکن اس کے لئے تعلیم عام ہونی چاہیئے درمیانی طبقہ بھی ہونا چاہیئے۔ اور وہ ۱ تنا مضبوط ہو کہ رہنمائی کر سکے۔ انھوں نے کہا کہ اگر دیانتداری سے دیکھا جائے تو پاکستان میں پہلی مرتبہ عام انتخابات ہو رہے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ان کا صدر عام انتخابات کے ذریعے برسراقتدار آنے کا خواہشمند ہے۔

پریٹوریا ۲۷ نومبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ہنسرگ ورووئر نے کہا ہے کہ برطانیہ کو سائمنز ٹاؤن کا بحری اڈہ استعمال کرنے کا حق بدستور حاصل رہے گا یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ برطانیہ نے جنوبی افریقہ کی طرف سے ۱۶ بمبار طیارے خریدنے کا آرڈر منسوخ نہیں کیا۔

لیوپولڈ ویل ۲۷ نومبر بلجیم چھاتہ دستوں نے شمال کانگو کے ایک اور شہر پالیس پر قبضہ کر لیا ہے چھاتہ بردار فوجی کل صبح اس شہر میں اترے اور انھوں نے تقریباً دو سو قیدیوں کو رہا کرا لیا ہے۔ پالیس میں باغی دستوں نے چھاتہ فوجیوں کا سخت مقابلہ کیا۔ یہاں جنگ میں متعدد بلجیمی فوج ہلاک اور زخمی ہوئے۔

کانگو میں امریکہ اور بلجیم کے چھاتہ دستوں کی مداخلت کے خلاف ایشیائی افریقی اور کمیونسٹ ممالک میں مخالفت کا طوفان اُبل پڑا ہے ماسکو میں روس کی حکومت نے برطانیہ امریکہ اور بلجیم کے سفیروں کو احتجاجی مراسلے دیئے ہیں جن میں کہا ہے کہ تینوں ملک کانگو کے خلاف ہیں اور بلا وجہ تشدد اور جارحیت کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ کئی شہروں میں امریکی سفارت خانوں کے سامنے مظاہرے ہوئے

لاہور ۲۷ نومبر۔ روس کے نائب وزیر برائے طبقات الارض ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور سے گزرے ہوائی اڈے پر صوبائی وزیر تعلیم لیسین خان وٹو نے ان کا خیر مقدم کیا۔ روسی وزیر ڈاکٹر آئی کے میلیوف نے کہا کہ روسی ماہرین نے سروے مکمل کر لیا ہے اور وہ مغربی پاکستان کے دورے کے اختتام پر تیل اور گیس کی کارپوریشن کے ماہرین سے سروے کی روشنی میں تبادلہ خیال کریں گے۔ انھوں نے توقع ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے تعلقات اور مستحکم ہوں گے۔

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۷ نومبر اقوام متحدہ کے افریقی گروپ نے کانگو میں غیر ملکی مداخلت کی تحقیق کرنے کے لئے ایک کل افریقن کمیٹی قائم کی ہے جو وزارتی تنظیم اور افریقی اتحاد کی سطح پر ہونے والی کارروائی کی روشنی میں حالات کا جائزہ لے گی اور افریقی گروپ کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے گی افریقی گروپ کا اجلاس الجزائر کی درخواست پر منعقد ہوا تھا۔

نیروبی ۲۷ نومبر۔ قوم پرستوں کے "وزیر خارجہ" تھامس کانزا نے سٹینلے ویل میں امریکہ اور بلجیم کی کارروائی کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سٹینلے ویل اور اس کے گردو نواح میں بے گناہوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور بلجیم کی فوج سفید فاموں کی جانیں بچانے کی آڑ میں سیاہ فام باشندوں کے خون کی ہولی کھیل رہی ہیں۔

آفس آف دی وائس چیئرمین۔ ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ، لاہور

نوٹس

مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں سے والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں بطور مستقل اپرنٹس وے انسپکٹر داخلہ کے لئے نزدیکی محکمہ روزگار کی وساطت سے ۱۴ دسمبر ۱۹۶۴ء تک درخواستیں مطلوب ہیں کل اسامیاں چودہ ہیں جن میں سے ایک فیصد اور ۳۳ فیصد اسامیاں بالترتیب (۱) شیڈول کاسٹس اور (۲) ریلوے ملازمین جو ریٹائر ہو چکے ہوں یا ملازمت میں ہوں یا وفات پا چکے ہوں کے بیٹوں/پوتوں (ماں اور باپ دونوں کے رشتہ سے) اور زیر کفالت بھائیوں (جن کا باپ انتقال کر چکا ہو) کے لئے مخصوص ہیں۔

شق نمبر (۲) جن کے لئے ۳۳ فیصد اسامیاں مخصوص ہیں کے لئے مندرجہ ذیل دستاویزات منسلک کرنا لازمی ہے۔

(۱) اس بات کا ثبوت کہ امیدوار کا باپ دادا یا بھائی ریلوے میں مستقل / کنفرمڈ ملازم ہے / تھا۔

(۲) اگر امیدوار کا باپ / دادا۔ اس وقت ریلوے کی ملازمت میں نہیں ہے تو اس کا واضح ثبوت کہ

(الف) اسے ڈسپلنری یا اپیل رولز کے تحت ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔

(ب) اس نے گریجوایٹی یا پراویڈنٹ فنڈ کی خاص امداد حاصل کی تھی۔

۲۔ بھرتی صرف نزدیکی محکمہ روزگار کی وساطت سے کی جائے گی۔

۳۔ قابلیت :۔

(الف) تعلیم۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے سیکنڈ ڈویژن میٹرکولیشن یا اس کے مساوی مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں بشمول ملحقہ ریاستوں اور ریلوے ملازمین یا ریٹائرڈ شدہ ریلوے ملازمین کے بیٹوں پوتوں (ماں باپ دونوں کے رشتہ سے) کے لئے تھرڈ ڈویژن کی رعایت۔

(ب) ٹیکنیکل مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک میں کوالیفائڈ ہوں۔

(۱) تھامسن کالج آف انجینئرنگ رورکی سے اورسیئر کا سرٹیفکیٹ

(۲) گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول سے بی گریڈ اورسیئر کا سرٹیفکیٹ

(۳) این ای ڈی کالج کراچی سے ڈپلوما۔

(۴) ہیوٹ انجینئرنگ سکول لکھنؤ سے فرسٹ ڈویژن اورسیئر کا سرٹیفکیٹ

۴۔ عمر :۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان۔

۵۔ تنخواہ وغیرہ :۔ منتخب امیدواروں کو ۱۶ ماہ کے تربیتی عرصہ کا کچھ حصہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی اور باقی اوپن لائن پر گزارنا ہو گا جس کے لئے انھیں پہلے سال -/۱۲۰ روپے ماہوار اور اپرنٹس شپ کے بقایا چار ماہ ۱۳۰ روپے ماہوار کے حساب سے گذارہ الاؤنس دیا جائے گا۔ اپرنٹس شپ کی کامیاب تکمیل پر وہ ۱۷۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۵۰ روپے کے سکیل میں ۱۷۵ روپے ماہوار پر اسسٹنٹ وے انسپکٹر کے طور پر عارضی تقرری کے حق دار ہوں گے۔

۶ درخواستوں کے فارم :۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر نزدیکی محکمہ روزگار کی وساطت سے جو پی ڈبلیو آر کے ڈسٹرکٹ سٹیشنوں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں سرٹیفکیٹس مصدقہ نقول کے ہمراہ وائس چیئرمین (پرسانل) پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر میں ۱۴ دسمبر تک لازمی پہنچ جانی چاہئیں جس کے بعد کوئی درخواست قابل غور نہ ہو گی۔ درخواستیں فارم پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق آنی چاہئیں۔ ریلوے گورنمنٹ ملازمین کی صورت میں محکمہ کے ہیڈز کی وساطت سے درخواستیں آنی چاہئیں۔

۷ خاص مراعات :۔ (۱) شیڈول کاسٹس (۲) آزاد کشمیر کے مستقل باشندوں، گلگت ایجنسی بلتستان یا جموں و کشمیر سٹیٹس کے باشندوں جو مقبوضہ علاقوں یا پاکستان کے کسی علاقہ میں ہجرت کر چکے ہوں کے لئے۔

الف۔ درخواست فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے صرف

ب۔ عمر کی حد میں تین سال کی رعایت مغربی پاکستان کے ڈیرہ غازی خان کے علاقہ غیر سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو بھی عمر کی حد میں رعایت دی جائے گی۔

۸۔ انٹرویو کے لئے بلائے جانے والے امیدواروں کو سفری خرچ یا ذیلی اخراجات نہیں دیئے جائیں گے۔

۹۔ انتخاب لاہور میں ہو گا۔

۱۰۔ سلیکشن بورڈ کے منتخب شدہ امیدواران کو مجوزہ میڈیکل ٹیسٹ پاس کرنا ہو گا

۱۱۔ کسی قسم کی سفارش نااہلی تصور کی جائے گی۔

(دستخط) برائے وائس چیئرمین (پرسانل)

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے قائم کیا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کام کو ہمیشہ جاری رکھیں اور اسلام کو تمام دُنیا میں پھیلائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو اس کے سب سے اہم فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اس غرض کے لئے قائم کیا ہے کہ دنیا میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی جائے اور دنیا کے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کی جائے۔ یہی ہمارے تمام کاموں کا نقطۂ مرکزی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کام کو ہمیشہ جاری رکھیں یہاں تک کہ دنیا کا کوئی ملک اور کوئی گوشہ ایسا نہ ہو جہاں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ پہنچ جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ۶۱۰ء میں دعوئے نبوت فرمایا تھا۔ اور ۶۳۲ء میں آپ نے وفات پائی۔ گویا آپ نے دعویٰ نبوت کے بعد صرف ۲۳ سال عمر پائی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس قلیل مدت میں ہی آپ کے کام اور کلام میں عظیم الشان برکت ڈالی، اور جو غیر معمولی کامیابی اس نے آپ کو بخشی وہ کسی اور نبی کو میسر نہیں آئی۔

احادیث میں لکھا ہے کہ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر جب مدینہ کی حفاظت کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوانی شروع کی تو اچانک ایک پتھر ایسا آگیا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہیں آتا تھا۔ صحابہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ تو آپ خود وہاں تشریف لے گئے۔ اور کدال پکڑ کر زور سے اسے پتھر پر مارا۔ اس کے نتیجہ میں اس پتھر میں سے ایک روشنی نمودار ہوئی اور آپ نے فرمایا۔ اللہ اکبر۔ اور صحابہؓ نے بھی بلند آواز سے آپ کے ساتھ نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر دوبارہ آپ نے کدال مارا۔ تو پھر ایک روشنی نمودار ہوئی۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر اس پر صحابہؓ نے پھر بڑے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا اس کے بعد آپ نے تیسری مرتبہ کدال مارا۔ اور پھر اس پتھر میں سے روشنی نکلی اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر اور ساتھ ہی صحابہؓ نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا اور پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا جب پتھر ٹوٹ چکا تھا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے تین دفعہ اللہ اکبر کیوں کہا آپؐ نے فرمایا کہ جب پہلی مرتبہ میں نے کدال مارا اور پتھر میں سے روشنی نکلی تو مجھے قیصر روم کے محلات دکھائے گئے اور ان کی کنجیاں میرے سپرد کی گئیں۔ پھر دوسری دفعہ کدال مارا اور روشنی نکلی تو مجھے مدائن کے سفید محلات دکھائے گئے اور مملکت فارس کی کنجیاں مجھے دی گئیں پھر تیسری دفعہ کدال مارا اور اس میں سے روشنی نمودار ہوئی تو مجھے صنعاء کے دروازے دکھائے گئے اور مملکت یمن کی کنجیاں میرے سپرد کی گئیں چنانچہ انہی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالےٰ نے خلفاء راشدین کے زمانہ میں قیصر و کسریٰ کو زبردست شکست دی اور شام اور ایران اور یمن کی سرزمین پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا مگر افسوس کہ بعد میں مسلمانوں نے تبلیغ اور آپ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے میں کوتاہی سے کام لیا اور اسلام کی اشاعت رک گئی ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ آج دنیا بھر میں مسلمان عیسائیوں ہندوؤں اور مذہبوں وغیرہ سے بہت زیادہ نہ ہوتے فطرت صحیحہ کے مطابق تعلیم کی اشاعت اگر زور سے کی جاتی تو یقیناً وہ انسانوں کو کھینچ لیتی مگر افسوس کہ تبلیغ اسلام کو انھوں نے فراموش کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دنیا میں کمزور ہوتے چلے گئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس غفلت کا ازالہ کریں۔ اور ساری دنیا کو اسلام کی طرف کھینچ کر لے آئیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر قریباً چودہ سو سال گزر چکے ہیں مگر ابھی تک اسلام دنیا میں اقلیت ہے عیسائیت کو ۱۹۵۹ سال گذر گئے مگر دنیا میں جتنی عیسائیت پھیلی ہے اس کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں نے زیادہ وفاداری سے کام لیا ہے۔ مسلمان اب تک بھی صرف عرب شام اور ایران میں ہی زیادہ ہیں ورنہ ہندوستان میں وہ کم ہیں۔ روس میں وہ کم ہیں۔ جاپان میں وہ کم ہیں آسٹریلیا میں وہ کم ہیں۔ تھائی لینڈ میں وہ کم ہیں جرمنی میں وہ کم ہیں۔ ناروے اور سویڈن میں وہ کم ہیں۔ فرانس میں وہ کم ہیں۔ سپین میں وہ کم ہیں۔ امریکہ میں وہ کم ہیں۔ فلپائن میں وہ کم ہیں۔ حالانکہ فلپائن میں اسلام بڑی دیر سے قائم ہو چکا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس غفلت کا علاج کریں اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے اسلام کو برتری بخشی ہے ہم اسے دنیا میں بھی برتر کر کے چھوڑیں۔ یہاں تک کہ تمام مذاہب یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ اسلام کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نور ساری دنیا میں پھیل جائے"۔

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء)

مخیر احباب سے ایک ضروری اپیل

سردی کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ غربا جو سردی سے بچاؤ کے لئے گرم پارچات کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کی درخواستیں کپڑوں کے لئے آرہی ہیں۔ صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے حسب سابق امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ نئے یا مستعمل پارچات اس غرض کے لئے بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں گے، جو دوست جلسہ سے پہلے کپڑے بھجوا سکتے ہوں وہ جلد بھجوا دیں۔ ورنہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے ان غریب بھائیوں کو ضرور یاد رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ)

ایک فوری اور ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مضافات کے دیہات کے نادار مریضان کا علاج مفت کر رہا ہے مگر ماہ نومبر میں اس مد میں رقم نہ صرف یہ کہ ختم ہو گئی ہے بلکہ پانچ صد روپیہ قرض ہو گیا ہے۔ دوستوں نے جس طرح خاص احساس کے ساتھ اپنے نادار مریض بھائیوں کا خیال رکھا اور صدقات کی رقوم ان کے علاج کے لئے بھجواتے رہے اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے سب عزیزوں کو بیماریوں سے کلی شفا عطا فرمائے آمین۔

اب جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے نادار مریضان کا علاج مجبوراً بند کر دیا گیا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہے لہذا خاکسار سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنی جملہ پریشانیوں اور اپنے عزیزوں کی بیماریوں کے لئے صدقہ دیتے وقت ان غریب بھائیوں کے علاج کا خیال رکھیں اور زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال کو بھجوائیں تا یہ صدقہ جاریہ ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جا سکے اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ وما توفیقنا الّا باللّٰہ۔

مبلغ نائیجیریا چوہدری رشید الدین صاحب اتوار کی شام کو ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ: ۲۸ نومبر۔ مبلغ نائیجیریا مکرم چوہدری رشید الدین صاحب وہاں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۲۹ نومبر بروز اتوار بوقت شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پہنچ کر آپ کے استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہو گا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ۔ اتوار، پیر بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونگے

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴